## سوال

(215)اعتکاف سے فراغت کے بعد معتکف کے گلے میں ہار ڈالنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اعتکاف سے فراغت کے بعد معتکف کے گلے میں ہار پہنانا اور اسے گلے ملنا، نیز عید کے دن عید سے فارغ ہونے کے بعد معانقہ کرنا یا عید مبارک کہنا شرعی لحاظ سے کیا حکم رکھتا ہے؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک مدینہ منورہ میں رہے، رمضان المبارک میں اعتکاف کرتے رہے۔ آپ کے بعد ازواج مطہرات بھی اعتکاف کرتی رہیں، کتب حدیث میں کسی مقام پر اشارہ تک نہیں ملتا کہ اعتکاف سے فراغت کے بعد معتکف کو اعتکاف گاہ سے پروٹوکول کے ساتھ نکالا جائے، اس کے گلے میں ہار پہنائے جائیں اور جلوس کی شکل میں اسے گھر پہنچایا جائے، شنید ہے کہ بعض مقامات پر معتکف حضرات کی یادگار تصاویر بھی بنائی جاتی ہیں۔ دین اسلام میں ایسے کاموں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اعتکاف کا مقصد یہ ہے کہ دل کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ ہو جائے، اس کے ذریعہ سکون و طمانیت میسر آجائے، معتکف کو گناہوں سے نفرت اور امور خیر سے محبت ہو، اگر دوران اعتکاف یہ چیزیں حاصل ہو جائیں تو ایسے انسان کو قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ وہ فراغت کے بعد اپنے گلے میں پھولوں کے ہار پہنے یا لوگوں کی مبارک باد وصول کرے، بلکہ اسے چاہیے کہ فراغت کے بعد چپکے سے اپنا بستر کندھے پر رکھے اور سادگی کے ساتھ اپنے گھر روانہ ہو جائے۔ گلے میں ہار پہنانے اور گلے ملنے سے ریاکاری اور نمائش کا اندیشہ ہے، پھر ایسا کرنا اسلاف سے ثابت بھی نہیں ہے، اسی طرح عید کے دن معانقہ کرنا یا مبارک باد دینا بھی احادیث سے ثابت نہیں ہے، البتہ عید کے بعد ایک دوسرے سے بایں الفاظ دعائیہ کلمات کہے جا سکتے ہیں ''تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَ مِنْکُم'' کیونکہ ایسا کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے، چنانچہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب عید کے دن ملتے تو مذکورہ الفاظ سے مبارک باد دیتے تھے۔ [فتح الباری، ص: ۴۴۶، ج ۳]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عید کے دن مذکورہ الفاظ کے ساتھ مبارک باد دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [المغنی، ص ۲۹۴ ج ۳]

لیکن عید کے دن مصافحہ اور معانقہ کرنا ایک رواج ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں ملتا، مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ سے کسی نے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے بایں الفاظ بڑا جامع جواب دیا مصافحہ بعد از سلام آیا ہے۔ عید کے روز بھی بنیت تکمیل سلام مصافحہ کریں تو جائز ہے بنیت خصوص عید، بدعت ہے، کیونکہ زمانہ رسالت و خلافت میں مروج نہ تھا۔ [فتاویٰ ثنائیہ، ص: ۴۵۰، ج ۱]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:2 صفحہ:243**